ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الانعام

آیات ۲۵ تا ۳۲

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ
يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــــَٔـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي
رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا
يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾

و ق ر

وَقِرَ یَقِرُ (س) وَقْرًا : بھرا ہوا ہونا، بوجھل ہونا۔

وَقْرٌ اور وِقْرٌ (اسم ذات) : بوجھ۔ زیر مطالعہ آیت ۲۵ اور ﴿فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ②﴾ (الذّٰریٰت) ’’پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی قسم۔‘‘

وَقُرَ یُوْقُرُ ۔ یُوْقَرُ (ک ۔ دونوں مستعمل ہیں) وَقَارَۃً : سنجیدہ اور متین ہونا' باوقار ہونا۔

وَقَارٌ (اسم ذات): سنجیدگی' متانت' عظمت ۔ ﴿مَالَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا﴾ (نوح) ''تمہیں کیا ہے کہ تم لوگ اُمید نہیں رکھتے اللہ سے عظمت کی۔''

وَقَّرَ یُوَقِّرُ (تفعیل) تَوْقِیْرًا : کسی کی تعظیم کرنا۔ ﴿لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ؕ﴾ (الفتح:۹) ''تاکہ تم لوگ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور ان ؐ کی مدد کرو اور انؐ کی تعظیم کرو۔''

س ط ر

سَطَرَ یَسْطُرُ (ن) سَطْرًا : کسی چیز کی حفاظت کرنا۔ کسی بات کو لکھنا (تاکہ محفوظ ہو جائے) ﴿وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ﴾ (القلم) ''قسم ہے قلم کی اور اُس کی جو یہ لوگ لکھتے ہیں۔''

مَسْطُوْرٌ (اسم المفعول) : لکھا ہوا۔ ﴿وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ﴾ (الطور) ''اور قسم ہے ایک لکھی ہوئی کتاب کی۔''

مُصَیْطِرٌ : یہ دراصل مُسَیْطِرٌ ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں اس کی ''ص'' کے اوپر ایک چھوٹا سا ''س'' لکھا ہوتا ہے) حفاظت کرنے والا' داروغہ۔ ﴿لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ﴾ (الغاشیۃ) ''آپؐ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔''

سَطَّرَ یُسَطِّرُ (تفعیل) تَسْطِیْرًا : بے بنیاد باتیں جمع کرنا' فرضی کہانیاں یا قصے بنانا' افسانہ یا ناول لکھنا۔

اُسْطُوْرَۃٌ ج اَسَاطِیْرُ (اسم ذات ہے) : فرضی کہانی۔ زیر مطالعہ آیت ۲۵۔

اِسْتَطَرَ یَسْتَطِرُ (افتعال) اِسْتِطَارًا : اہتمام سے لکھنا۔

مُسْتَطَرٌ (اسم المفعول): لکھا ہوا۔ ﴿وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ﴾ (القمر) ''اور تمام چھوٹی بڑی چیزیں لکھی ہوئی ہیں۔''

ن ء ی

نَاٰی یَنْاٰی (ف) نَاْیًا : (۱) کسی سے بچنا' دور ہونا۔ (۲) کسی کو کسی سے بچانا' موڑ لینا۔ آیت زیر مطالعہ آیت ۲۶۔ ﴿وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ﴾ (بنی اسراءیل:۸۳) ''اور جب بھی ہم انعام کرتے ہیں انسان پر تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور موڑ لیتا ہے اپنے پہلو کو۔''

و ق ف

وَقَفَ یَقِفُ (ض) وَقْفًا : ٹھہرانا' روکنا۔ زیر مطالعہ آیت ۲۷۔

قِفْ (فعل امر) : تو ٹھہرا' تو روک۔ ﴿وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ﴾ (الصّٰفّٰت) ''اور تم لوگ ٹھہراؤ ان کو بے شک یہ لوگ پوچھے جانے والے ہیں۔''

مَوْقُوْفٌ (اسم المفعول) : ٹھہرایا ہوا' روکا ہوا۔ ﴿وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ﴾ (سبا:۳۱) ''اور اگر تو دیکھے جب ظالم لوگ روکے جانے والے ہوں گے اپنے رب کے پاس۔''

ب غ ت

بَغَتَ یَبْغَتُ (ف) بَغْتًا : کسی چیز کا اچانک نمودار ہونا۔

بَغْتَۃً (حال) : اچانک، بے گمان، زیر مطالعہ آیت ۳۱۔

ف ر ط

فَرَطَ یَفْرُطُ (ن) فُرُوْطًا : آگے بڑھنا، حد سے گزرنا، کسی پر زیادتی کرنا۔ ﴿اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا﴾ (طٰہٰ:۴۵) ''ہمیں خوف ہے کہ وہ زیادتی کرے ہم پر۔''

فَرْطًا (یہ بھی مصدر ہے) : کسی کام میں کوتاہی کرنا، کمی کرنا۔

فُرُطًا (حال): حد سے گزرا ہوا۔ ﴿وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾﴾ (الکھف) ''اور تھا ان کا کام حد سے گزرا ہوا۔''

اَفْرَطَ یُفْرِطُ (افعال) اِفْرَاطًا : حد سے گزارنا، زیادہ کرنا۔

مُفْرَطٌ (اسم المفعول) : زیادہ کیا ہوا۔ ﴿لَا جَرَمَ اَنَّ لَھُمُ النَّارَ وَاَنَّھُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾﴾ (النحل) ''کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں کے لیے آگ ہے اور یہ کہ وہ لوگ زیادہ کیے جا رہے ہیں۔''

فَرَّطَ یُفَرِّطُ (تفعیل) تَفْرِیْطًا : مسلسل کوتاہی کرنا، کمی کرنا۔ زیر مطالعہ آیت ۳۱۔

و ز ر

وَزَرَ یَزِرُ (ض) وَزْرًا : (۱) پہاڑ میں پناہ گاہ بنانا۔ (۲) کوئی بوجھل چیز اٹھانا۔ زیر مطالعہ آیت ۳۱۔

وِزْرٌ ج اَوْزَارٌ (اسم ذات) : بوجھ۔ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ج﴾ (الانعام:۱۶۴) ''اور نہیں اٹھائے گی کوئی اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ۔'' ﴿لِیَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَھُمْ کَامِلَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ لا وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَھُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ط﴾ (النحل:۲۵) ''تاکہ وہ لوگ اٹھائیں اپنے بوجھ پورے پورے اور ان کے بوجھ میں سے بھی انہوں نے گمراہ کیا جن کو کسی علم کے بغیر۔''

وَزَرٌ (اسم ذات) : پناہ گاہ۔ ﴿کَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾﴾ (القیامۃ) ''ہرگز نہیں، کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔''

وَازِرٌ (اسم الفاعل) : اٹھانے والا۔ اوپر آیت الانعام:۱۶۴ دیکھیں۔

وَزِیْرٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) : ہر حال میں ہمیشہ بوجھ بٹانے والا، معاون۔ ﴿وَجَعَلْنَا مَعَہٗ اَخَاہُ ھٰرُوْنَ وَزِیْرًا ﴿۳۵﴾﴾ (الفرقان) ''اور ہم نے بنایا ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون کو ایک معاون۔''

ل ھ و

لَھَا یَلْھُوْ (ف۔ن) لَھْوًا : (۱) مانوس ہونا، پسند کرنا۔ (۲) کسی چیز سے غافل ہونا (پسندیدہ چیز میں مشغول ہونے کے سبب)

لَاہٍ (فَاعِلٌ کے وزن پر صفت): غافل ہونے والا یعنی غافل۔ ﴿لَاھِیَۃً قُلُوْبُھُمْ ط﴾ (الانبیاء:۳) ''غافل ہوتے ہوئے ان کے دل۔''

لَھْوٌ (اسم ذات) : ہر وہ چیز جس کا شغل کسی اہم کام سے غافل کر دے، تماشا۔ زیر مطالعہ آیت ۳۲۔

اَلْھٰی یُلْھِیْ (افعال) اِلْھَاءً: کسی کو کسی چیز سے غافل کرنا۔ ﴿لَا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ﴾ (النور:۳۷) ''غافل نہیں کرتی ان کو تجارت اور نا ہی خرید و فروخت اللہ کی یاد سے۔''

تَلَھّٰی یَتَلَھّٰی (تفعّل) تَلَھِّیْ : کسی سے غفلت برتنا۔ ﴿فَاَنْتَ عَنْہُ تَلَھّٰی ﴿۱۰﴾﴾ (عبس) ''تو آپ نے

اس سے غفلت برتی۔''

ترکیب:

''اَکِنَّۃً''اور''وَقْرًا'' یہ دونوں''جَعَلْنَا''کے مفعول ہیں۔''وَلَوْ تَرٰی''شرطیہ ہے اس لیے''اِذْ وُقِفُوْا''اور''فَقَالُوْا''کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔''یٰلَیْتَنَا''حرفِ تمنا ہے''نُرَدُّ''تمنا ہے''لَا نُکَذِّبَ''اور''نَکُوْنَ''واو صرف کی وجہ سے جوابِ تمنا ہیں۔ حالتِ نصب میں ہیں۔

ترجمہ:

وَمِنْھُمْ مَّنْ : اوران میں وہ بھی ہیں جو	یَّسْتَمِعُ : کان لگاتے ہیں
اِلَیْکَ : آپؐ کی طرف	وَ : حالانکہ
جَعَلْنَا : ہم نے بنائے	عَلٰی قُلُوْبِھِمْ : ان کے دلوں پر
اَکِنَّۃً : کچھ پردے	اَنْ : کہ
یَّفْقَھُوْہُ : وہ (نہ) سمجھیں اس کو	وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ : اوران کے کانوں میں
وَقْرًا : ایک بوجھ	وَاِنْ : اوراگر
یَّرَوْا : وہ دیکھیں	کُلَّ اٰیَۃٍ : ساری نشانی
لَّا یُؤْمِنُوْا : تب بھی ایمان نہیں لائیں گے	بِھَا : اس پر
حَتّٰٓی : یہاں تک کہ	اِذَا : جب بھی
جَآءُوْکَ : وہ آتے ہیں آپؐ کے پاس	یُجَادِلُوْنَکَ : تو بحث کرتے ہیں آپؐ سے
یَقُوْلُ الَّذِیْنَ : کہتے ہیں ان سے جنہوں نے	کَفَرُوْٓا : کفر کیا
اِنْ : نہیں ہے	ھٰذَآ : یہ
اِلَّآ : مگر	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ : پہلے لوگوں کے افسانے
وَھُمْ : اوروہ	یَنْھَوْنَ : روکتے ہیں
عَنْہُ : اس سے	وَیَنْئَوْنَ : اوردور ہوتے ہیں
عَنْہُ : اس سے	وَاِنْ : اورنہیں
یُّھْلِکُوْنَ : ہلاک کرتے وہ	اِلَّآ : مگر
اَنْفُسَھُمْ : اپنے آپ کو	وَ : اس حال میں کہ
مَا یَشْعُرُوْنَ : وہ شعورنہیں رکھتے	وَلَوْ تَرٰٓی : اوراگرتو دیکھے
اِذْ : جب	وُقِفُوْا : وہ لوگ ٹھہرائے جائیں گے
عَلَی النَّارِ : آگ پر	فَقَالُوْا : تو کہیں گے
یٰلَیْتَنَا : اے کاش	نُرَدُّ : ہم لوٹائے جاتے

وَ : اور
بِاٰیٰتِ رَبِّنَا : اپنے رب کی نشانیوں کو
نَکُوْنَ : ہم ہو جاتے
بَلْ : بلکہ
لَھُمْ : ان کے لیے
کَانُوْا یُخْفُوْنَ : وہ لوگ چھپاتے تھے
وَلَوْ : اور اگر
لَعَادُوْا : تو ضرور دوبارہ کریں گے
نُھُوْا : انہیں روکا گیا
وَاِنَّھُمْ : اور بے شک یہ لوگ
وَقَالُوْٓا : اور انہوں نے کہا
ھِیَ : یہ
حَیَاتُنَا الدُّنْیَا : ہماری دنیا کی زندگی
بِمَبْعُوْثِیْنَ : دوبارہ اٹھائے جانے والے
اِذْ وُقِفُوْا : جب وہ ٹھہرائے جائیں گے
قَالَ : وہ (یعنی رب) کہے گا
بِالْحَقِّ : حق
بَلٰی : کیوں نہیں
قَالَ : وہ کہے گا
الْعَذَابَ : عذاب کو
کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ : تم لوگ کفر کرتے تھے
الَّذِیْنَ : وہ جنہوں نے
بِلِقَآءِ اللّٰہِ : اللہ کی ملاقات کو
اِذَا : جب بھی
السَّاعَۃُ : (موت کی) گھڑی
قَالُوْا : تو کہتے ہیں
عَلٰی مَا : اس پر جو
فِیْھَا : اس میں
اَوْزَارَھُمْ : اپنے بوجھ

لَا نُکَذِّبَ : ہم نہ جھٹلاتے
وَ : اور
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ : ایمان لانے والوں میں سے
بَدَا : نمایاں ہوا
مَّا : وہ جو
مِنْ قَبْلُ : اس سے پہلے
رُدُّوْا : وہ لوٹائے جائیں
لِمَا : اس کو
عَنْهُ : جس سے
لَکٰذِبُوْنَ : یقیناً جھوٹ کہنے والے ہیں
اِنْ : نہیں ہے
اِلَّا : مگر
وَمَا نَحْنُ : اور نہیں ہیں ہم
وَلَوْ تَرٰٓی : اور اگر تو دیکھے
عَلٰی رَبِّھِمْ : ان کے رب کے سامنے
اَلَیْسَ ھٰذَا : کیا یہ نہیں ہے
قَالُوْا : وہ کہیں گے
وَرَبِّنَا : ہمارے رب کی قسم ہے
فَذُوْقُوْا : تو تم چکھو
بِمَا : بسبب اس کے جو
قَدْ خَسِرَ : گھاٹے میں رہے
کَذَّبُوْا : جھٹلایا
حَتّٰٓی : یہاں تک کہ
جَآءَتْھُمُ : آتی ہے ان کے پاس
بَغْتَۃً : بے گمان
یٰحَسْرَتَنَا : ہائے ہماری حسرت
فَرَّطْنَا : ہم نے کوتاہی کی
وَھُمْ یَحْمِلُوْنَ : اور وہ اٹھائیں گے
عَلٰی ظُھُوْرِھِمْ : اپنی پیٹھوں پر

اَلَا : خبردار	سَآءَ : برا ہے
مَا : وہ جو	یَزِرُوْنَ : یہ بوجھ اٹھاتے ہیں
وَمَا : اور نہیں ہے	الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ : دنیوی زندگی
اِلَّآ : مگر	لَعِبٌ : ایک کھیل
وَّلَھْوٌ : اور ایک تماشا	وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ : اور یقیناً آخری گھر
خَیْرٌ : بہتر ہے	لِّلَّذِیْنَ : ان کے لیے جو
یَتَّقُوْنَ : تقویٰ کرتے ہیں	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ : کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے

نوٹ: زیر مطالعہ آیت ۳۲ میں دنیا کی زندگی کو کھیل اور تماشا کہا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں کوئی سنجیدگی نہیں ہے۔ دراصل اس کو کھیل اور تماشے سے اس لیے تشبیہہ دی گئی ہے کہ یہاں حقیقت کے مخفی ہونے کی وجہ سے بے بصیرت اور ظاہر پرست انسانوں کے لیے غلط فہمیوں میں مبتلا ہونے کے بہت سے اسباب موجود ہیں' جن میں پھنس کر کچھ انسان ایسا عجیب طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں کہ ان کی زندگی محض ایک کھیل اور تماشا بن کر رہ جاتی ہے۔ (تفہیم القرآن)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے ذکر اللہ یا عالم یا طالب علم کے۔ امام جزریؒ کی تصریح کے مطابق دنیا کا ہر وہ کام جو اللہ کی اطاعت میں کیا جائے وہ سب ذکر اللہ میں داخل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے سب ضروری کام' جائز طریقے سے روزی کمانا اور دوسری ضروریات جو حدودِ شریعت سے باہر نہ ہوں' وہ سب ذکر اللہ میں داخل ہیں۔ احادیث میں اہل وعیال اقرباء' احباب' پڑوسی' مہمان وغیرہ کے حقوق کی ادائیگی کو صدقہ اور عبادت سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ (معارف القرآن)

آیات ۳۳ تا ۳۷

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۭ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

ج ح د

جَحَدَ یَجْحَدُ (ف) جَحْدًا: اس کا انکار کرنا جس کا دل میں اقرار ہو۔ جانتے بوجھتے انکار کرنا۔ آیت زیر مطالعہ ۳۳۔

ترکیب:

''اِنَّہٗ'' میں ضمیر الشان ہے۔ (دیکھئے البقرۃ:۸۵'نوٹ۱) ''لَیَحْزُنُکَ'' کا فاعل ''الَّذِیْ'' ہے۔ ''الظّٰلِمِیْنَ'' پر لام تعریف ہے۔ (آیت ۳۴) ''رُسُلٌ'' اسم عاقل کی جمع مکسر ہے' اس لیے واحد مؤنث کا صیغہ ''کُذِّبَتْ'' بھی جائز ہے۔ ''جَآءَ کَ'' کا فاعل ''اَنْبَآءٌ'' محذوف ہے۔ ''نَبَایِ'' میں یا زائدہ ہے۔ یہ اصل میں ''مِنْ نَبَاٍ'' تھا' ''اَلْمُرْسَلِیْنَ'' کا مضاف ہونے کی وجہ سے تنوین ختم ہوئی ہے۔ (آیت ۳۵) ''اِنْ'' شرطیہ کی وجہ سے ''کَانَ'' کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ ''فَتَاْتِیَھُمْ'' میں فا سببیہ کی وجہ سے ''تَاْتِیَ'' حالت نصب میں آیا ہے۔ (آیت ۳۷) ''نُزِّلَ'' کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے ''اٰیَۃٌ'' حالت رفع میں ہے۔

ترجمہ:

قَدْ نَعْلَمُ : ہم جان چکے ہیں

اِنَّہٗ : کہ یہ حقیقت ہے کہ

لَیَحْزُنُکَ : بے شک غمگین کرتی ہے آپؐ کو

الَّذِیْ : وہ (بات) جو

یَقُوْلُوْنَ : یہ لوگ کہتے ہیں

فَاِنَّھُمْ : تو بے شک یہ لوگ

لَا یُکَذِّبُوْنَکَ : نہیں جھٹلاتے آپؐ کو

وَلٰکِنَّ : اور لیکن (یعنی بلکہ)

الظّٰلِمِیْنَ : یہ ظالم لوگ

بِاٰیٰتِ اللّٰہِ : اللہ کی نشانیوں کا

یَجْحَدُوْنَ : جانتے بوجھتے انکار کرتے ہیں

وَلَقَدْ کُذِّبَتْ : اور بے شک جھٹلائے جا چکے ہیں

رُسُلٌ : بہت سے رسول

مِّنْ قَبْلِکَ : آپؐ سے پہلے

فَصَبَرُوْا : تو وہ ثابت قدم رہے

عَلٰی مَا : اس پر جس پر

کُذِّبُوْا : انہیں جھٹلایا گیا

وَاُوْذُوْا : اور انہیں اذیت دی گئی

حَتّٰی : یہاں تک کہ

اَتٰـھُمْ : آئی ان کے پاس

نَصْرُنَا : ہماری مدد

وَلَا مُبَدِّلَ : اور کوئی بھی بدلنے والا نہیں ہے

لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ : اللہ کے فرمانوں کو

وَلَقَدْ جَآءَ کَ : اور بے شک آ چکی ہیں آپ کے پاس (کچھ خبریں)

مِنْ نَّبَایِ الْمُرْسَلِیْنَ : بھیجے ہوؤں (یعنی رسولوں) کی خبر میں سے

وَاِنْ کَانَ : اور اگر ہے

کَبُرَ : بہت بھاری

عَلَیْکَ : آپؐ پر

اِعْرَاضُھُمْ : ان کا اعراض کرنا

فَاِنِ : تو اگر

اسْتَطَعْتَ : آپ میں استطاعت ہے

اَنْ : کہ

تَبْتَغِیَ : آپؐ تلاش کریں

نَفَقًا : کوئی سرنگ

فِی الْاَرْضِ : زمین میں

اَوْ : یا

سُلَّمًا : کوئی سیڑھی
فِی السَّمَآءِ : آسمان میں
فَتَاْتِیَهُمْ : تو آپ لے آئیں ان کے پاس
بِاٰیَةٍ : کوئی نشانی
وَلَوْ : اور اگر
شَآءَ : چاہتا
اللّٰهُ : اللہ
لَجَمَعَهُمْ : تو جمع کر دیتا ان کو
عَلَى الْهُدٰى : ہدایت پر
فَلَا تَكُوْنَنَّ : پس آپ ہرگز نہ ہوں
مِنَ الْجٰهِلِيْنَ : نادانوں میں سے
اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
يَسْتَجِيْبُ : جواب دیتے ہیں (یعنی مانتے ہیں)
الَّذِيْنَ : وہ لوگ جو
يَسْمَعُوْنَ : سنتے ہیں
وَالْمَوْتٰى : اور مردے!
يَبْعَثُهُمُ : اٹھائے گا ان کو
اللّٰهُ : اللہ
ثُمَّ : پھر
اِلَيْهِ : اُسی کی طرف
يُرْجَعُوْنَ : وہ لوٹائے جائیں گے
وَقَالُوْا : اور انہوں نے کہا
لَوْلَا : کیوں نہیں
نُزِّلَ : اتاری گئی
عَلَيْهِ : انؐ پر
اٰيَةٌ : کوئی نشانی
مِّنْ رَّبِّهٖ : انؐ کے رب (کی طرف) سے
قُلْ : آپ کہیے
اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ
قَادِرٌ : قدرت رکھنے والا ہے
عَلٰٓى : اس پر
اَنْ : کہ
يُّنَزِّلَ : وہ اُتارے
اٰيَةً : کوئی نشانی
وَّلٰكِنَّ : اور لیکن
اَكْثَرَهُمْ : ان کے اکثر
لَا يَعْلَمُوْنَ : علم نہیں رکھتے

نوٹ: رسول اللہ ﷺ جب دیکھتے تھے کہ اس قوم کو سمجھاتے ہوئے مدت گزر گئی ہے اور یہ راہِ راست پر نہیں آ رہے تو آپؐ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اللہ کی طرف سے کوئی ایسی نشانی ظاہر ہو کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ اللہ کی اس حکمت کے خلاف ہے جس کے تحت اس نے انسان کو دنیا میں ایک ذمہ دار مخلوق کی حیثیت سے پیدا کیا ہے‘ اسے تصرف کے اختیارات دیے ہیں‘ اطاعت اور نافرمانی کی آزادی بخشی ہے‘ امتحان کی مہلت عطا کی ہے اور اس کے طرزِ عمل کے مطابق جزا وسزا دینے کے لیے فیصلے کا ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۳۸ تا ۴۵

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ
مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ

اللّٰہُ یُضۡلِلۡہُ ؕ وَ مَنۡ یَّشَاۡ یَجۡعَلۡہُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۳۹﴾ قُلۡ اَرَءَیۡتَکُمۡ اِنۡ اَتٰىکُمۡ عَذَابُ
اللّٰہِ اَوۡ اَتَتۡکُمُ السَّاعَۃُ اَغَیۡرَ اللّٰہِ تَدۡعُوۡنَ ۚ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۴۰﴾ بَلۡ اِیَّاہُ تَدۡعُوۡنَ
فَیَکۡشِفُ مَا تَدۡعُوۡنَ اِلَیۡہِ اِنۡ شَآءَ وَ تَنۡسَوۡنَ مَا تُشۡرِکُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰۤی اُمَمٍ مِّنۡ
قَبۡلِکَ فَاَخَذۡنٰہُمۡ بِالۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّہُمۡ یَتَضَرَّعُوۡنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوۡ لَاۤ اِذۡ جَآءَہُمۡ بَاۡسُنَا
تَضَرَّعُوۡا وَ لٰکِنۡ قَسَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَ زَیَّنَ لَہُمُ الشَّیۡطٰنُ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوۡا مَا
ذُکِّرُوۡا بِہٖ فَتَحۡنَا عَلَیۡہِمۡ اَبۡوَابَ کُلِّ شَیۡءٍ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰہُمۡ بَغۡتَۃً
فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ؕ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۵﴾

ترکیب:

''مِنۡ دَآبَّۃٍ'' کے ''مِنۡ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''طٰٓئِرٍ'' حالت جر میں ہے اور یہ نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''جَنَاحَیۡ'' دراصل ''جَنَاحَیۡنِ'' (تثنیہ) تھا' مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہے۔ ''اُمَمٌ'' خبر ہے اور اس کا مبتدأ محذوف ہے۔ (آیت ۳۹) ''فِیۡ ظُلُمٰتٍ'' قائم مقام خبر ہے اور اس کا بھی مبتدأ محذوف ہے۔ (آیت ۴۰) ''تَدۡعُوۡنَ'' کا مفعول ہونے کی وجہ سے ''غَیۡرَ اللّٰہِ'' حالت نصب میں ہے۔ (آیت ۴۲) ''لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا'' کا مفعول ''رُسُلًا'' محذوف ہے۔ (آیت ۴۳) ''فَلَوۡلَا'' فعل ''تَضَرَّعُوۡا'' سے متعلق ہے' درمیان میں ''اِذۡ جَآءَھُمۡ بَاۡسُنَا'' جملہ معترضہ ہے۔

ترجمہ:

وَمَا : اور نہیں ہے — مِنۡ دَآبَّۃٍ : کوئی بھی چلنے والا
فِی الۡاَرۡضِ : زمین میں — وَلَا : اور نہ ہی ہے
طٰٓئِرٍ : کوئی بھی اڑنے والا — یَّطِیۡرُ : جو اڑتا ہے
بِجَنَاحَیۡہِ : اپنے دونوں بازوؤں سے — اِلَّاۤ : مگر یہ کہ
اُمَمٌ : (وہ بھی) امتیں ہیں — اَمۡثَالُکُمۡ : تم لوگوں کی مانند
مَا فَرَّطۡنَا : ہم نے کمی نہیں کی — فِی الۡکِتٰبِ : کتاب میں
مِنۡ شَیۡءٍ : کچھ بھی — ثُمَّ : پھر
اِلٰی رَبِّہِمۡ : ان کے رب کی طرف ہی — یُحۡشَرُوۡنَ : وہ سب جمع کیے جائیں گے
وَالَّذِیۡنَ : اور وہ لوگ' جنہوں نے — کَذَّبُوۡا : جھٹلایا
بِاٰیٰتِنَا : ہماری نشانیوں کو — صُمٌّ : بہرے ہیں
وَّ بُکۡمٌ : اور گونگے ہیں — فِی الظُّلُمٰتِ : (وہ لوگ) اندھیروں میں ہیں
مَنۡ : جس کو — یَّشَاِ : چاہتا ہے
اللّٰہُ : اللہ — یُضۡلِلۡہُ : (تو) وہ گمراہ کرتا ہے اس کو

وَمَنْ : اور جس کو

يَّشَاْ : وہ چاہتا ہے

يَجْعَلْهُ : (تو) وہ ڈالتا ہے اس کو

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ : ایک سیدھے راستے پر

قُلْ : آپؐ کہیے

اَ : کیا

رَءَيْتَكُمْ : تو نے دیکھا اپنے لوگوں کو

اِنْ : کہ اگر

اَتٰىكُمْ : آئے تمہارے پاس

عَذَابُ اللّٰهِ : اللہ کا عذاب

اَوْ اَتَتْكُمُ : یا آئے تم پر

السَّاعَةُ : قیامت

اَ : تو کیا

غَيْرَ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ (کسی) کو

تَدْعُوْنَ : تم لوگ پکارو گے

اِنْ : اگر

كُنْتُمْ : تم لوگ ہو

صٰدِقِيْنَ : سچ کہنے والے

بَلْ اِيَّاهُ : بلکہ صرف اس کو ہی

تَدْعُوْنَ : تم لوگ پکارتے ہو

فَيَكْشِفُ : تو وہ کھول دیتا ہے

مَا : اس کو

تَدْعُوْنَ : تم لوگ پکارتے ہو

اِلَيْهِ : جس کے لیے

اِنْ : اگر

شَآءَ : وہ چاہتا ہے

وَتَنْسَوْنَ : اور بھول جاتے ہو

مَا : اس کو، جس کو

تُشْرِكُوْنَ : تم لوگ شریک کرتے ہو

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ : اور ہم بھیج چکے ہیں (رسولوں کو)

اِلٰٓى اُمَمٍ : امتوں کی طرف

مِّنْ قَبْلِكَ : آپؐ سے پہلے

فَاَخَذْنٰهُمْ : پھر ہم نے پکڑا اُن کو

بِالْبَاْسَآءِ : سختی سے

وَالضَّرَّآءِ : اور تکلیف سے

لَعَلَّهُمْ : شاید کہ وہ لوگ

يَتَضَرَّعُوْنَ : گڑگڑائیں

فَلَوْلَآ : تو کیوں نہیں

اِذْ جَآءَهُمْ : جب آئی اُن کے پاس

بَاْسُنَا : ہماری سختی

تَضَرَّعُوْا : وہ لوگ گڑگڑاتے

وَلٰكِنْ : اور لیکن

قَسَتْ : سخت ہوئے

قُلُوْبُهُمْ : ان کے دل

وَزَيَّنَ : اور مزین کیا

لَهُمُ : ان کے لیے

الشَّيْطٰنُ : شیطان نے

مَا : اس کو جو

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ : وہ لوگ کرتے تھے

فَلَمَّا : پھر جب

نَسُوْا : وہ بھولے

مَا : اس کو

ذُكِّرُوْا : ان کی یاد دہانی کرائی گئی	بِهٖ : جس سے
فَتَحْنَا : تو ہم نے کھول دیے	عَلَيْهِمْ : ان پر
اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ : ہر چیز کے دروازے	حَتّٰى : یہاں تک کہ
اِذَا : جب	فَرِحُوْا : وہ بہت خوش ہوئے
بِمَآ : اس سے جو	اُوْتُوْٓا : دیا گیا ان کو
اَخَذْنٰهُمْ : تو ہم نے پکڑا ان کو	بَغْتَةً : اچانک
فَاِذَا : تب پھر	هُمْ : وہ لوگ
مُّبْلِسُوْنَ : انتہائی غمگین ہوئے	فَقُطِعَ : پھر کاٹی گئی
دَابِرُ الْقَوْمِ : اس قوم کی جڑ	الَّذِيْنَ : جنہوں نے
ظَلَمُوْا : ظلم کیا	وَالْحَمْدُ : اور تمام شکر و سپاس
لِلّٰهِ : اللہ ہی کے لیے ہے	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ : جو تمام جہانوں کا ربّ ہے

نوٹ: اس کائنات میں‘ زمین میں ہو یا فضاؤں میں‘ جہاں کہیں جو بھی چیز ہے‘ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی صناعی‘ قدرت اور سبحانیت (perfectionism) کی نشانیاں موجود ہیں جن کو دیکھ کر انسان اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کا ادراک حاصل کر سکتا ہے۔ یہ کیسی نشانیاں ہیں اور ان سے کیا مراد ہے‘ اس بات کو ایک مثال سے سمجھیں۔ اگر کسی پارک میں گھاس‘ بوٹے‘ جھاڑیاں وغیرہ بے ترتیبی سے اُگے ہوئے ہیں تو اسے دیکھنے والا ہر شخص یہی کہے گا کہ اس پارک کا کوئی مالی نہیں ہے۔ دوسرے پارک میں گھاس ہموار ہے‘ بوٹے ترتیب سے لگے ہوئے ہیں اور جھاڑیاں تراش کر کیاریاں بنی ہوئی ہیں لیکن مالی کہیں نظر نہیں آ رہا ہے‘ پھر بھی باغ کی حالت دیکھ کر ہر شخص مالی کے وجود کو بھی تسلیم کرے گا اور اس کی صلاحیت کا بھی اسے اندازہ ہو جائے گا۔

اسی طرح ہر جاندار کے جسم میں ایک نظام اپنا کام کر رہا ہے اور خود کائنات میں ایک نظم و ترتیب موجود ہے جسے دیکھ کر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کا ایک خالق ہے جو ہر قسم کے نقص اور عیب سے پاک ہے اور یہ سب کچھ خود بخود وجود میں آنے والی چیز نہیں ہے۔ اسی بنیاد پر ’’عظیم دھماکہ‘‘ (Big Bang) تھیوری پر تنقید کرتے ہوئے اور اسے رد کرتے ہوئے ایک مغربی سائنس دان نے کہا ہے کہ یہ بات ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ ایک پریس میں دھماکہ ہوا اور ایک عظیم لغت (Dictionary) خود بخود وجود میں آ گئی۔

کائنات کی ہر چیز میں اپنے وجود اور اپنی صفات کی نشانیاں اور انسان میں مشاہدہ اور غور و فکر کی صلاحیتیں ودیعت کر کے اللہ تعالیٰ نے نتیجہ اخذ کرنے اور اپنی رائے قائم کرنے کے لیے انسان کو آزاد چھوڑ دیا ہے۔ انسان کی اس آزادی میں وہ مداخلت نہیں کرتا۔ اس وجہ سے انسان تین گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو کائنات اور زندگی کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کے بجائے انہیں باہمی تکاثر اور تفاخر پر صرف کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ بہروں اور گونگوں کی مانند ہیں اور لاعلمی کے اندھیروں میں بھٹکتے رہتے ہیں‘ خواہ اپنے پیشے میں ماسٹر اور ڈاکٹریٹ کر لیں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا فتویٰ تو یہی ہے۔

پھر جو لوگ اپنی صلاحیتوں کو کائنات اور زندگی کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں' ان میں سے کسی کو گمراہی ملتی ہے اور کسی کو یہی نشانیاں سیدھی راہ پر ڈال دیتی ہیں۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ کون کس نیت اور ارادے سے تحقیق و جستجو کرتا ہے۔ جو ایک نامور سائنس دان اور موجد بننے کے لیے کرتا ہے' اس کے حصے میں مادہ پرستی آتی ہے اور جو واقعی زندگی کے مقصد کا متلاشی ہوتا ہے' اس کو یہی نشانیاں سیدھی راہ پر ڈال دیتی ہیں۔

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ اصولوں اور نظام کے تحت ہوتا ہے' اس لیے گمراہ کرنے اور ہدایت دینے کے عمل کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ جبکہ رائے قائم کرنے اور فیصلہ کرنے کے اختیار اور آزادی کی بنیاد پر انسان کی ذمہ داری اور جواب دہی برقرار رہتی ہے۔

آیات ۴۶ تا ۵۰

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

ص د ف

صَدَفَ يَصْدِفُ (ض) صَدْفًا: ہٹانا' کنارے کرنا (متعدی) پھر جانا' کنارہ کش ہونا (لازم) زیر مطالعہ آیت نمبر ۴۶۔

صَدَفٌ (اسم ذات): کسی چیز کا کنارہ۔ ﴿حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ﴾ (الکہف:۹۶) ''یہاں تک کہ جب برابر کر دیا دونوں کناروں کے درمیان کو۔''

ترکیب:

(آیت ۴۷) ''بَغْتَةً'' اور ''جَهْرَةً'' حال ہیں' اسی لیے حالت نصب میں ہیں۔ ''يُهْلَكُ'' کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے ''اَلْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ'' حالت رفع میں ہے۔ (آیت ۴۸) ''اَصْلَحَ'' کا مفعول محذوف ہے جو کہ ''اَنْفُسَهُمْ'' ہوسکتا ہے۔ (آیت ۵۰) ''اِنْ اَتَّبِعُ'' کا ''اِنْ'' نافیہ ہے' کیونکہ آگے ''اِلَّا'' آرہا ہے۔

ترجمہ:

قُلْ: آپؐ کہیے	اَ: کیا
رَءَيْتُمْ: تم لوگوں نے غور کیا	اِنْ: (کہ) اگر

اَخَذَ : پکڑ لے
سَمۡعَکُمۡ :تمہاری سماعت کو
وَخَتَمَ :اور وہ مہر لگا دے
مَّنۡ :تو کون
غَیۡرُ اللّٰہِ :اللہ کے علاوہ
بِہٖ :اس کو
کَیۡفَ : کیسے
الۡاٰیٰتِ :نشانیوں (یعنی دلیلوں) کو
ھُمۡ :وہ لوگ
قُلۡ :آپ کہیے
رَءَیۡتَکُمۡ :تو نے دیکھا اپنوں کو
اَتٰىکُمۡ :آئے تمہارے پاس
بَغۡتَةً :اچانک
جَهۡرَةً :کھلم کھلا
یُهۡلَکُ :ہلاک کیا جائے گا
الۡقَوۡمُ الظّٰلِمُوۡنَ :ظلم کرنے والی قوم کے
الۡمُرۡسَلِیۡنَ :بھیجے ہوؤں کو
مُبَشِّرِیۡنَ :بشارت دینے والا
فَمَنۡ :پھر جو
وَاَصۡلَحَ :اور اس نے اصلاح کی (اپنی)
عَلَیۡهِمۡ :ان پر
ھُمۡ :وہ لوگ
وَالَّذِیۡنَ :اور وہ لوگ جنہوں نے
بِاٰیٰتِنَا :ہماری نشانیوں کو
الۡعَذَابُ :عذاب
کَانُوۡا یَفۡسُقُوۡنَ :وہ لوگ نافرمانی کرتے تھے
لَّاۤ اَقُوۡلُ :میں نہیں کہتا
عِنۡدِیۡ :کہ میرے پاس

اللّٰهُ :اللہ
وَاَبۡصَارَکُمۡ :اور تمہاری بصارت کو
عَلٰی قُلُوۡبِکُمۡ :تمہارے دلوں پر
اِلٰهٌ :الٰہ ہے
یَاۡتِیۡکُمۡ :جو لا دے تمہارے پاس
اُنۡظُرۡ :آپ دیکھیں
نُصَرِّفُ :ہم گھماتے ہیں
ثُمَّ :پھر (بھی)
یَصۡدِفُوۡنَ :کنارہ کش ہوتے ہیں
اَ :کیا
اِنۡ :(کہ) اگر
عَذَابُ اللّٰهِ :اللہ کا عذاب
اَوۡ :یا
هَلۡ :تو کیا (یعنی کون)
اِلَّا :سوائے
وَمَا نُرۡسِلُ :اور ہم نہیں بھیجتے
اِلَّا :مگر
وَمُنۡذِرِیۡنَ :اور خبردار کرنے والا ہوتے ہوئے
اٰمَنَ :ایمان لایا
فَلَا خَوۡفٌ :تو کوئی خوف نہیں ہے
وَلَا :اور نہ ہی
یَحۡزَنُوۡنَ :غمگین ہوتے ہیں
کَذَّبُوۡا :جھٹلایا
یَمَسُّهُمُ :پہنچے گا ان کو
بِمَا :بسبب اس کے جو
قُلۡ :آپ کہیے
لَکُمۡ :تم لوگوں سے
خَزَآئِنُ اللّٰهِ :اللہ کے خزانے ہیں

وَلَآ اَعْلَمُ : اور نہ ہی میں جانتا ہوں	الْغَیْبَ : غیب کو
وَلَآ اَقُوْلُ : اور نہ ہی میں کہتا ہوں	لَکُمْ : تم لوگوں سے
اِنِّیْ : کہ میں	مَلَکٌ : کوئی فرشتہ ہوں
اِنْ اَتَّبِعُ : میں پیروی نہیں کرتا	اِلَّا : مگر
مَا : اس کی جو	یُوْحٰٓی : وحی کیا گیا
اِلَیَّ : میری طرف	قُلْ : آپؐ کہیے
هَلْ : کیا	یَسْتَوِی : برابر ہوتے ہیں
الْاَعْمٰی : اندھے	وَالْبَصِیْرُ : اور دیکھنے والے

اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ : تو کیا تم لوگ غور وفکر نہیں کرتے

آیات ۵۱ تا ۵۵

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ۝ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّیَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا ط اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ۝ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لا اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًاۢ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۝

ط ر د

طَرَدَ یَطْرُدُ (ن) طَرْدًا : کسی کو حقیر سمجھ کر دور کرنا، دھتکارنا۔ زیر مطالعہ آیت ۵۲۔

طَارِدٌ (اسم الفاعل): دھتکارنے والا۔ ﴿وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (الشُّعراء) ''اور میں مؤمنوں کو دھتکارنے والا نہیں ہوں۔''

ترکیب:

(آیت ۵۱) ''بِهٖ'' میں ضمیر گزشتہ آیت میں ''مَا یُوْحٰی'' کے لیے ہے' یعنی قرآن مجید۔ ''مِنْ دُوْنِهٖ'' میں ضمیر ''رَبّ'' کے لیے ہے۔ (آیت ۵۲) ''یُرِیْدُوْنَ'' حال ہے ''یَدْعُوْنَ'' کا۔ فعل نہی اور فعل نفی کے جواب میں اگر فعل مضارع آتا ہے تو وہ حالت نصب میں ہوتا ہے۔ یہاں ''فَتَطْرُدَ'' کی نصب فعل نہی ''وَلَا تَطْرُدْ'' کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ فعل نفی ''مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ'' کی وجہ سے ہے' جبکہ ''فَتَكُوْنَ'' فائے سببیہ کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ (آیت ۵۳) ''لِیَقُوْلُوْا'' پر لام کَیْ نہیں بلکہ لامِ عاقبت ہے۔ (آیت ۵۴)

''اَنَّہٗ'' میں ضمیر الشان ہے جبکہ ''فَاَنَّہٗ'' میں ضمیر ربّ کے لیے ہے۔ ''مَنْ عَمِلَ'' کا ''مَنْ'' شرطیہ ہے' اس لیے ترجمہ حال میں ہوگا۔ (آیت ۵۵) ''تَسْتَبِیْنَ'' واحد مؤنث کا صیغہ ہے اور ''سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ'' اس کا فاعل ہے۔

ترجمہ:

وَاَنْذِرْ : اور آپؐ خبردار کریں
بِهٖ : اس سے
الَّذِیْنَ : ان لوگوں کو جو
یَخَافُوْنَ : ڈرتے ہیں
اَنْ : کہ
یُّحْشَرُوْٓا : وہ اکٹھا کیے جائیں گے
اِلٰی رَبِّهِمْ : اپنے رب کی طرف
لَیْسَ : نہیں ہے
لَهُمْ : ان کے لیے
مِّنْ دُوْنِهٖ : جس کے علاوہ
وَلِیٌّ : کوئی کارساز
وَّلَا شَفِیْعٌ : اور نہ ہی کوئی شفاعت کرنے والا
لَّعَلَّهُمْ : شاید کہ وہ لوگ
یَتَّقُوْنَ : تقویٰ اختیار کریں
وَلَا تَطْرُدِ : اور آپؐ مت دور کریں
الَّذِیْنَ : ان لوگوں کو جو
یَدْعُوْنَ : پکارتے ہیں
رَبَّهُمْ : اپنے ربّ کو
بِالْغَدٰوةِ : صبح سویرے
وَالْعَشِیِّ : اور شاموں کو
یُرِیْدُوْنَ : چاہتے ہوئے
وَجْهَهٗ : اس کے چہرے (یعنی توجہ) کو
مَا عَلَیْكَ : نہیں ہے آپؐ پر
مِنْ حِسَابِهِمْ : ان کے حساب میں سے
مِّنْ شَیْءٍ : کچھ بھی
وَّمَا : اور نہیں ہے
مِنْ حِسَابِكَ : آپؐ کے حساب میں سے
عَلَیْهِمْ : ان لوگوں پر
مِّنْ شَیْءٍ : کچھ بھی
فَتَطْرُدَهُمْ : پھر بھی آپ دور کریں گے ان کو
فَتَكُوْنَ : تو آپؐ ہو جائیں گے
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ : ظلم کرنے والوں میں سے
وَكَذٰلِكَ : اور اس طرح
فَتَنَّا : ہم نے آزمایا
بَعْضَهُمْ : ان کے بعض کو
بِبَعْضٍ : بعض سے
لِّیَقُوْلُوْٓا : تو وہ کہتے ہیں
اَ : کیا
هٰٓؤُلَآءِ : یہ لوگ ہیں
مَنَّ : احسان کیا
اللّٰهُ : اللہ نے
عَلَیْهِمْ : جن پر
مِّنْۢ بَیْنِنَا : ہمارے درمیان سے
اَ : (تو) کیا
لَیْسَ : نہیں ہے
اللّٰهُ : اللہ
بِاَعْلَمَ : سب سے زیادہ جاننے والا
بِالشّٰكِرِیْنَ : شکر کرنے والوں کو
وَاِذَا : اور جب بھی
جَآءَكَ : آئیں آپؐ کے پاس

اَلَّذِيْنَ : وہ لوگ جو	يُؤْمِنُوْنَ : ایمان رکھتے ہیں
بِاٰيٰتِنَا : ہماری نشانیوں پر	فَقُلْ : تو آپؐ کہیں
سَلٰمٌ : سلامتی ہے	عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر
كَتَبَ : لکھا (یعنی لازم کیا)	رَبُّكُمْ : تمہارے رب نے
عَلٰى نَفْسِهِ : اپنے آپ پر	الرَّحْمَةَ : رحمت کو
اَنَّهٗ : حقیقت یہ ہے کہ	مَنْ : جو
عَمِلَ : کرتا ہے	مِنْكُمْ : تم میں سے
سُوْٓءًا : کوئی برائی	بِجَهَالَةٍ : نادانی سے
ثُمَّ : پھر	تَابَ : وہ توبہ کرتا ہے
مِنْۢ بَعْدِهٖ : اس کے بعد	وَاَصْلَحَ : اور اصلاح کرتا ہے
فَاَنَّهٗ : تو یہ کہ وہ	غَفُوْرٌ : بے انتہا بخشنے والا ہے
رَّحِيْمٌ : ہر حال میں رحم کرنے والا ہے	وَكَذٰلِكَ : اور اس طرح
نُفَصِّلُ : ہم کھول کھول کر بتاتے ہیں	الْاٰيٰتِ : نشانیوں کو
وَلِتَسْتَبِيْنَ : اور تاکہ واضح ہو جائے	سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ : مجرموں کا راستہ

نوٹ: آیات مذکورہ سے چند ہدایات واضح ہوتی ہیں۔ اوّلاً یہ کہ کسی کی ظاہری خستہ حالی کو دیکھ کر اس کو حقیر سمجھنا درست نہیں ہے۔ بسا اوقات ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اللہ کے نزدیک نہایت معزز ہوتے ہیں۔ ثانیاً یہ کہ شرافت کا معیار محض دنیا کی دولت وثروت کو سمجھنا انسانیت کی توہین ہے۔ ثالثاً یہ کہ کسی قوم کے مصلح اور مبلغ کے لیے اگرچہ تبلیغ بھی ضروری ہے جس میں ماننے والے اور نہ ماننے والے سب مخاطب ہوں' لیکن ان لوگوں کا حق مقدم ہے جو ان تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ رابعاً یہ کہ جو شخص انعاماتِ الٰہیہ کی زیادتی کا طالب ہو' اس پر لازم ہے کہ قول وعمل سے شکر گزاری کو اپنا شعار بنائے۔ (معارف القرآن)

آیات ۵۶ تا ۶۰

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ
ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّىْ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ
مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ
مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ
الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا
حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ

بِالَّيۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُمۡ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبۡعَثُكُمۡ فِيۡهِ لِيُقۡضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۰﴾

س ق ط

سَقَطَ يَسۡقُطُ (ن) سُقُوۡطًا : بلندی سے پستی میں گرنا۔ زیر مطالعہ آیت ۵۹۔

سُقِطَ : سَقَطَ فعل لازم ہے' پھر بھی ایک محاورہ میں اس کا مجہول سُقِطَ آتا ہے' لیکن وہاں بھی معنی لازم کے دیتا ہے۔ سُقِطَ فِیۡ یَدِہٖ کا مطلب ہے لغزش کرنا' نادم ہونا۔ ﴿وَلَمَّا سُقِطَ فِیۡۤ اَیۡدِیۡهِمۡ﴾ (الاعراف:۱۴۹) ''اور جب وہ لوگ پچھتائے۔''

سَاقِطٌ (اسم الفاعل) : گرنے والا۔ ﴿وَاِنۡ یَّرَوۡا كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا﴾ (الطور:۴۴) ''اور اگر وہ لوگ دیکھیں کوئی ٹکڑا آسمان سے گرنے والا ہوتے ہوئے۔''

اَسۡقَطَ یُسۡقِطُ (افعال) اِسۡقَاطًا: کسی کو گرانا۔ ﴿اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ﴾ (بنی اسرائیل:۹۲) ''یا تو گرادے آسمان کو جیسا کہ تو نے دعویٰ کیا۔''

اَسۡقِطۡ (فعل امر) : تو گرا۔ ﴿فَاَسۡقِطۡ عَلَیۡنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (الشعراء:۱۸۷) ''پس تو گرا ہم پر کوئی ٹکڑا آسمان سے۔''

سَاقَطَ یُسَاقِطُ (مفاعلہ) مُسَاقَطَةً : مسلسل یا باری باری گرانا۔ ﴿وَهُزِّیۡۤ اِلَیۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَیۡكِ رُطَبًا جَنِیًّا ﴿۲۵﴾﴾ (مریم) ''تو ہلا اپنی طرف کھجور کے تنے کو تو وہ گراتا رہے گا تجھ پر تازہ پکی کھجوروں کو۔''

و ر ق

وَرَقَ یَرِقُ (ض) وَرۡقًا: درخت کا پتے دار ہونا۔

وَرَقٌ (اسم جنس) : پتے۔ واحد وَرَقَةٌ جمع اَوۡرَاقٌ۔ زیر مطالعہ آیت ۵۹۔

وَرِقٌ (اسم ذات): چاندی کا سکہ۔ ﴿فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ﴾ (الکہف:۱۹) ''تو بھیجو اپنے میں سے ایک کو اپنے اس چاندی کے سکے کے ساتھ۔''

ر ط ب

رَطِبَ یَرۡطَبُ (س) رَطُوۡبَةً : نمی والا ہونا' تر ہونا۔

رَطۡبٌ : نمناک یا تر چیز۔ زیر مطالعہ آیت ۵۹۔

رَطَبَ یَرۡطُبُ (ن) رَطۡبًا : کھجور کا پک جانا۔

رُطَبٌ : پکی کھجور۔ اوپر مُسَاقَطَةً میں (مریم:۲۵) دیکھیں۔

ی ب س

یَبِسَ یَیۡبَسُ (س) یَبۡسًا : کسی چیز کا خشک ہوجانا' سوکھ جانا۔

یَبْسٌ :تری کے بعد خشک ہوجانے والی چیز۔

یَبَسٌ :تری کے بعد خشک ہو جانے والی جگہ یا زمین ۔ ﴿فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا﴾ (طٰہٰ:۷۷) ''پس آپؐ بنادیں ان کے لیے ایک خشک راستہ سمندر میں۔''

یَابِسٌ جمع مؤنث یَابِسَاتٌ (فَاعِلٌ کے وزن پر صفت) : خشک ہونے والا' یعنی خشک۔ زیرِ مطالعہ آیت ۵۹۔ ﴿سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ﴾ (یوسف:۴۳) ''سات ہری بالیں اور دوسری خشک۔''

ترکیب:

(آیت ۵۷) ''بِہٖ'' میں ضمیر ''بَیِّنَۃٍ'' کے لیے معنوی لحاظ سے مذکر آئی ہے' کیونکہ یہاں ''بَیِّنَۃٍ'' سے مراد وحی اور قرآن مجید ہے۔ (آیت ۵۹) ''تَسْقُطُ'' واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ اس کا فاعل ''وَرَقَۃٌ'' ہے جو ''مِنْ'' کی وجہ سے حالت جر میں آیا ہے۔ ''لَا حَبَّۃٍ' لَا رَطْبٍ'' اور ''لَا یَابِسٍ'' ان سب میں ''لَا'' کے بعد ''تَسْقُطُ'' یا ''یَسْقُطُ'' محذوف ہے اور ''مِنْ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے یہ اسماء حالت جر میں آئے ہیں۔ ''فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ'' سے پہلے اس کا مبتدا اور خبر دونوں محذوف ہیں ۔(آیت ۶۰) ''فِیْہِ'' کی ضمیر ''النَّھَارِ'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

قُلْ :آپؐ کہیے	اِنِّیْ :کہ
نُهِیْتُ :مجھ کو منع کیا گیا ہے	اَنْ :کہ
اَعْبُدَ :میں بندگی کروں	الَّذِیْنَ :ان لوگوں کی جن کو
تَدْعُوْنَ :تم لوگ پکارتے ہو	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ :اللہ کے علاوہ
قُلْ :آپؐ کہیے	لَآ اَتَّبِعُ :میں پیروی نہیں کروں گا
اَهْوَآءَكُمْ :تم لوگوں کی خواہشات کی	قَدْ ضَلَلْتُ :میں تو گمراہ ہو چکوں گا
اِذًا :پھر تو	وَّمَآ اَنَا :اور میں نہیں رہوں گا
مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ :ہدایت پانے والوں میں سے	قُلْ :آپؐ کہیے
اِنِّیْ :کہ میں	عَلٰی بَیِّنَةٍ :ایک واضح دلیل پر ہوں
مِّنْ رَّبِّیْ :اپنے رب (کی طرف) سے	وَكَذَّبْتُمْ :حالانکہ تم لوگوں نے جھٹلایا
بِهٖ :اس کو	مَا عِنْدِیْ :میرے پاس نہیں ہے
مَا :وہ	تَسْتَعْجِلُوْنَ :تم لوگ جلدی مچاتے ہو
بِهٖ :جس کی	اِنِ :نہیں ہے
الْحُكْمُ :حکم	اِلَّا :مگر
لِلّٰهِ :اللہ کا	یَقُصُّ :وہ بیان کرتا ہے

الْحَقَّ :حق کو	وَهُوَ :اور وہ
خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ :فیصلہ کرنے والوں میں بہترین ہے	قُلْ :آپ کہیے
لَّوْ :اگر	اَنَّ :یہ کہ
عِنْدِيْ :میرے پاس ہوتا	مَا :وہ
تَسْتَعْجِلُوْنَ :تم لوگ جلدی مچاتے ہو	بِهٖ :جس کی
لَقُضِيَ :تو فیصلہ کر دیا جاتا	الْاَمْرُ :تمام معاملات کا
بَيْنِيْ :میرے درمیان	وَبَيْنَكُمْ :اور تمہارے درمیان
وَاللّٰهُ :اور اللہ	اَعْلَمُ :خوب جانتا ہے
بِالظّٰلِمِيْنَ :ظلم کرنے والوں کو	وَعِنْدَهٗ :اور اس ہی کے پاس ہیں
مَفَاتِحُ الْغَيْبِ :غیب کی کنجیاں	لَا يَعْلَمُهَآ :نہیں جانتا ان کو
اِلَّا :مگر	هُوَ :وہ
وَيَعْلَمُ :اور وہ جانتا ہے	مَا :اُس کو جو
فِي الْبَرِّ :خشکی میں ہے	وَالْبَحْرِ :اور پانی میں ہے
وَمَا تَسْقُطُ :اور نہیں گرتا	مِنْ وَّرَقَةٍ :کوئی بھی پتا
اِلَّا :مگر	يَعْلَمُهَا :وہ جانتا ہے اس کو
وَلَا :اور نہیں (گرتا)	حَبَّةٍ :کوئی بھی دانہ
فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ :زمین کے اندھیروں میں	وَلَا :اور نہیں (گرتی)
رَطْبٍ :کوئی بھی تر چیز	وَّلَا :اور نہیں (گرتی)
يَابِسٍ :کوئی بھی خشک چیز	اِلَّا :مگر
فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ :وہ ہے ایک واضح کتاب میں	وَهُوَ :اور وہ
الَّذِيْ :وہی ہے جو	يَتَوَفّٰىكُمْ :پورا پورا لے لیتا ہے تم لوگوں کو
بِالَّيْلِ :رات میں	وَيَعْلَمُ :اور وہ جانتا ہے
مَا :اس کو جو	جَرَحْتُمْ :تم لوگوں نے کمایا
بِالنَّهَارِ :دن میں	ثُمَّ :پھر
يَبْعَثُكُمْ :وہ اٹھاتا ہے تم لوگوں کو	فِيْهِ :اس میں
لِيُقْضٰٓى :تاکہ پورا کیا جائے	اَجَلٌ مُّسَمًّى :مقررہ مدت کو

ثُمَّ : پھر اِلَیْهِ :اس کی ہی طرف
مَرْجِعُکُمْ :تم لوگوں کے لوٹنے کی جگہ ہے ثُمَّ : پھر
یُنَبِّئُکُمْ :وہ جتا دے گا تمہیں بِمَا :وہ جو
کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ :تم لوگ کیا کرتے تھے

آیات ۶۱ تا ۶۷

وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَۃً ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْہُ
رُسُلُنَا وَھُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰىھُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَہُ الْحُکْمُ ۟ وَھُوَ اَسْرَعُ
الْحٰسِبِیْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَہٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا
مِنْ ھٰذِہٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰہُ یُنَجِّیْکُمْ مِّنْھَا وَمِنْ کُلِّ کَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ
تُشْرِکُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ ھُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ
اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّھُمْ
یَفْقَھُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَکَذَّبَ بِہٖ قَوْمُکَ وَھُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ ؕ﴿۶۶﴾ لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫
وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

ک ر ب

کَرَبَ یَکْرُبُ (ن) کَرْبًا :سخت غمگین ہونا۔

کَرْبٌ :شدید رنج' سخت تکلیف۔ زیر مطالعہ آیت ۶۴۔

ش ی ع

شَاعَ یَشِیْعُ (ض) شَیْعًا :کسی خبر' عقیدہ یا نظریہ کا پھیلنا اور زور پکڑنا۔ (۱) پھیلنا۔ (۲) تقویت حاصل کرنا۔ ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (النور:۱۹) ''بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ پھیلے فحاشی ان لوگوں میں جو ایمان لائے تو ان کے لیے ایک دردناک عذاب ہے۔''

شِیْعٌ (اسم جنس) : واحد شِیْعَۃٌ جمع اَشْیَاعٌ ۔کسی عقیدے یا شخصیت سے متعلق لوگ جن سے اس کو تقویت حاصل ہو۔ (۱) پیروکار (۲) گروہ' فرقہ۔ (آیت ۶۵) ﴿ھٰذَا مِنْ شِیْعَتِہٖ وَھٰذَا مِنْ عَدُوِّہٖ ۚ﴾ (القصص:۱۵) ''یہ اس کے فرقے میں سے ہے اور یہ اس کے دشمنوں میں سے ہے۔'' ﴿وَلَقَدْ اَھْلَکْنَا اَشْیَاعَکُمْ﴾ (القمر:۵۱) ''اور ہم نے ہلاک کیا ہے تمہارے گروہوں کو۔''

ترکیب:

(آیت ۶۱) ''ھُوَ الْقَاھِرُ'' میں ''ھُوَ'' کی ضمیر مبتدا بھی ہے اور ضمیر فاصل بھی۔ ''اِذَا'' شرطیہ ہے اور اگلی آیت میں ''ثُمَّ'' اسی ''اِذَا'' سے متعلق ہے۔ اس لیے دونوں آیتوں میں افعال ماضی کا ترجمہ حال میں ہوگا۔

''تَوَفَّتْ'' واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ اس کا فاعل ''رُسُلُنَا'' عاقل کی جمع مکسر ہے اور اس کی ضمیر مفعولی ''اَحَدَکُمُ'' کے لیے ہے۔ (آیت ۶۲) ''اللّٰہِ'' کا بدل ہونے کی وجہ سے ''مَوْلٰىھُمُ'' کا مضاف ''مَوْلٰی'' حالت جر میں ہے اور ''اَلْحَقِّ'' اس کی صفت ہے ۔ (آیت ۶۳) ''مَنْ'' استفہامیہ ہے۔ ''تَدْعُوْنَهٗ'' کی ضمیر ''مَنْ'' کے لیے ہے۔ ''تَضَرُّعًا'' اور ''خُفْیَةً'' حال ہیں۔ ''هٰذِهٖ'' کا اشارہ ''ظُلُمٰتِ'' کی طرف ہے۔ (آیت ۶۴) ''مِنْهَا'' کی ضمیر بھی ''ظُلُمٰتِ'' کے لیے ہے۔ (آیت ۶۵) ''اَنْ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''یَلْبِسَ'' اور ''یُذِیْقَ'' حالت نصب میں آئے ہیں۔ (آیت ۶۷) ''مُسْتَقَرٌّ'' اسم المفعول ہے جو ظرفِ زماں کے طور پر ہے۔

ترجمہ:

وَھُوَ : اور وہ
الْقَاهِرُ : غالب ہے
فَوْقَ عِبَادِهٖ : اپنے بندوں پر
وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ : اور تم پر بھیجتا ہے
حَفَظَةً : نگران (فرشتے)
حَتّٰۤى اِذَا : یہاں تک کہ جب
جَآءَ : آتی ہے
اَحَدَكُمُ : تمہارے کسی ایک کو
الْمَوْتُ : موت
تَوَفَّتْهُ : تو پورا پورا لے لیتے ہیں اس کو
رُسُلُنَا : ہمارے رسول (یعنی فرشتے)
وَھُمْ : اور وہ
لَا يُفَرِّطُوْنَ : کوتاہی نہیں کرتے
ثُمَّ : پھر
رُدُّوْۤا : ان کو لوٹایا جاتا ہے
اِلَى اللّٰهِ : اللہ کی طرف
مَوْلٰىھُمُ الْحَقِّ : جو ان کا حقیقی آقا ہے
اَلَا : سن لو
لَهُ : اس ہی کا ہے
الْحُكْمُ : تمام حکم
وَھُوَ : اور وہ
اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ : حساب لینے والوں میں تیز ترین ہے
قُلْ : آپ کہیے
مَنْ : کون
يُّنَجِّيْكُمْ : تم لوگوں کو نجات دیتا ہے
مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ : پانی اور خشکی کے اندھیروں سے
تَدْعُوْنَهٗ : تم لوگ پکارتے ہو جس کو
تَضَرُّعًا : گڑگڑاتے ہوئے
وَّخُفْيَةً : اور چپکے چپکے
لَئِنْ : (کہ) بے شک اگر
اَنْجٰنَا : وہ نجات دے ہم کو
مِنْ هٰذِهٖ : اس سے
لَنَكُوْنَنَّ : تو ہم لازماً ہو جائیں گے
مِنَ الشّٰكِرِيْنَ : شکر گزاروں میں سے
قُلِ : آپ کہیے
اللّٰهُ : اللہ

يُنَجِّيْكُمْ : نجات دیتا ہے تم کو
مِّنْهَا : اس سے
وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ : اور ہر ایک دکھ سے
ثُمَّ : پھر (بھی)
اَنْتُمْ : تم لوگ
تُشْرِكُوْنَ : شریک کرتے ہو (دوسروں کو)
قُلْ : آپ کہیے
هُوَ الْقَادِرُ : وہی قدرت رکھنے والا ہے
عَلٰٓى : اس پر
اَنْ : کہ
يَّبْعَثَ : وہ بھیج دے
عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر
عَذَابًا : کوئی عذاب
مِّنْ فَوْقِكُمْ : تمہارے اوپر سے
اَوْ : یا
مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ : تمہارے قدموں کے نیچے سے
اَوْ يَلْبِسَكُمْ : یا وہ تم لوگوں کو بھڑا دے
شِيَعًا : فرقہ فرقہ ہوتے ہوئے
وَّيُذِيْقَ : اور وہ مزا چکھادے
بَعْضَكُمْ : تمہارے بعض کو
بَاْسَ بَعْضٍ : بعض کی جنگ کا
اُنْظُرْ : (تو) دیکھو
كَيْفَ : کیسے
نُصَرِّفُ : ہم بار بار بیان کرتے ہیں
الْاٰيٰتِ : نشانیوں کو
لَعَلَّهُمْ : شاید کہ وہ
يَفْقَهُوْنَ : سمجھیں
وَكَذَّبَ : اور جھٹلایا
بِهٖ : اس کو
قَوْمُكَ : آپ کی قوم نے
وَ : حالانکہ
هُوَ الْحَقُّ : وہی حق ہے
قُلْ : آپ کہیے
لَسْتُ : میں نہیں ہوں
عَلَيْكُمْ : تم لوگوں پر
بِوَكِيْلٍ : کوئی نگران
لِكُلِّ نَبَاٍ : ہر ایک خبر کے لیے
مُّسْتَقَرٌّ : ایک وقت ہے
وَّسَوْفَ : اور عنقریب
تَعْلَمُوْنَ : تم لوگ جان لوگے

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝